نمبر دوازدہم جلد شانزدہم

محمدیونکے مقابلہ سے عیسائیونکی گریز

جون ۱۸۹۴ء مین خاکسار کو فتحگڈہ جانیکا اتفاق ہُوا۔ تو وہان خاکسار کی مجلس وعظ مین پادری فتح مسیح مشنری آئے اور بعض شکوک پیش کرکے ان کے جوابات شافیہ پاکر ساکت و منفعل ہوئے۔ اس انفعال کو دور کرنے کی غرض سے وہ اپنے بڑون سے مباحثہ کرانے کے خواستگار ہوئے۔ اون سے مراسلت ہوئی تو وہ بہی آخر ساکت ہوئے۔ اس باب مین جو مراسلت ہوئی ہے وہ ذیل مین بعنوان عیسائی و محمدی نقل کیجاتی ہے
بقیہ مضمون عیسائیونکی باہمی جنگ پر اسلامی ۔۔۔ رائے آیندہ درج رسالہ ہوگا انشاءاللہ تعالے

عیسائی

جناب مولوی محمد حسین ابو سعید صاحب!

آپ جب فتحگڈہ مین تشریف لائے تہے تو مسجد مین وعظ کرتے ہوئے آپنے فرمایا تھا کہ اسلام ہر طرح سے غالب ہے وغیرہ۔ میری عرض ہے کہ مسجدون اور گہرون مین بیٹھکر اسطرح کی نعرے مارنا بہت آسان ہے۔ اگر آپ کو اظہار حق کا کچھہ پاس ہے اور سمجھتے ہین کہ قرآن حقیقتاً کلام الٰہی ہے۔ تو ذرا باہر میدان مین نکلکر اسکا ثبوت دیجئے۔ امرتسری مباحثہ کی بابت تو آپ خود ہی گواہی دیتے ہین۔ کہ مرزا قادیانی نے عیسایون کے مقابل اچھی جواب نہین دیئے۔ اور شکست کہا گیا ہے۔ علاوہ برین آپ لوگ اسکو مسلمان ہی نہین سمجھتے۔ پس اب اگر آپ چاہین تو عیسائی آپ لوگون سے مباحثہ کرنیکو تیار ہین۔ آپ خود مقابل آوین یا اپنے مین سے کسیکو انتخاب کرکے مسیحون کے پیش کرین۔ علیٰ ہذا القیاس مسیحی لوگ اپنے مین سے کسیکو منتخب کرکے آپ لوگون کے پیش کرینگے۔ پس آپ کو اگر مباحثہ کرنا یا کرانا منظور ہو تو جلدی اطلاع فرمادین۔ بعدہٗ شرائط اور مکان مباحثہ برضامندی طرفین تجویز ہو جائیگا۔ اُمید ہے آپ مرزا قادیان کی طرح ادہر اُدہر کی باتین بناکر مباحثہ کو ٹال نہ دین گے۔ اور یونہی لایعنی باتین پیش نہ کر دین گے۔ (جیسے اکثر مرزا کرتا ہے۔) جنکا فیصلہ امر محال ہو۔ اور مباحثہ ملتوی ہو جائے۔ زیادہ سلام۔

آپکا نیازمند۔ فتح مسیح از فتحگڈہ تحصیل بٹالہ۔ ۲۲۔ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء

محمدی

بٹالہ دفتر اشاعۃ السنۃ۔ ۲۵۔ جولائی نمبر ۱۴

مشفقی پادری فتح مسیح صاحب!۔ آپکا خط مورخہ ۲۲۔ جولائی ۱۸۹۴ء متضمن درخواست مباحثہ مین نے

مین درج کرکے چھاپ دی ہے جسکا پروف ملاحظہ کے لئے مرسل ہے اور اس درخوست کے ساتھ مباحثہ تحریری کی بنا بھی قائم کردی ہے۔ یعنی الوہیت مسیح اور تثلیث پر اپنے رسالہ مین بحث شروع کردی ہے۔ اس رسالہ کو دیکھکر اور اس بحث کو پڑہکر پادری صاحبونکی تسلی ہنوئی۔ اور پھر بھی اون کی خواہش تقریری بحث کے لئے ہوئی تو وہ جس وقت بحث کی درخواست کرینگے مین اسکو منظور کرونگا اور شرائط سے اون کے اطلاع دونگا۔ چونکہ آپ حال ہی مین نئے پادری ہوئی ہے۔ اور آپ کی معلومات مذہبی اور تجارب انتظامی ہنوز کم ہین۔ اور اپنی سوسائیٹی مین آپکا ہنوز وہ عتبار نہین ہے جو پرانے پادریون کا ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ وہ درخوست مباحثہ صرف آپکی طرف سے نہو بلکہ کسی مشہور اور پرانے اور تجربہ کار پادری کی طرف سے ہو۔ گو آپ کا نام بھی اوسمین شامل رہے

آپکا خیر خواہ۔ ابوسعید محمد حسین۔

عیسائی

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب!۔ آپکا خط مورخہ ۲۵ جولائی ملا۔ مشکور ہون۔ آپنے خوب کیا۔ کہ مباحثہ کی درخواست پادری صاحبان سے پہلے کردی ہوئی ہے۔ جزاک اللہ۔ خدا حق کی مدد فرماوے۔ آمین ٥

آپ کا یہ فرمانا کہ مسیح لوگ آپ کی تحریری بحث کو پہلے پڑہین۔ اگر تسلی نہو تو پھر تقریری مباحثہ ہو۔ اس کے جواب مین یہ عرض ہے کہ تحریرین تو بہتیری دونون طرف سے دھری پڑی ہین۔ وہی پرانی سوال دوسرے الفاظ مین افراط تفریط سے ادا کئے جاتے ہین۔ اب زمانہ آگیا ہے کہ خدا حق کو غالب کرے سو تقریری مباحثہ کی منظوری فرمائی۔ اور واضح ہو کہ مباحثہ کی درخواست میری ہی طرف سے آپ خیال نہ فرماوین۔ بلکہ جناب ڈاکٹر کلارک صاحب اور جناب ڈاکٹر پادری ٹامٹ بریخٹ صاحب وغیرہ بزرگون کی طرف سے سمجہین۔ ہم سب مسیح مدت سے دیکھ رہے ہین۔ کہ کوئی شخص محمدیون مین سے اُٹھے تاکہ محمدی مذہب کی حقیقت زیادہ کہل جاوے۔ شکر ہے کہ اپنے مباحثہ کی درخواست پہلے ہی کردی ہوئی ہے

اب مناسب ہے کہ اہل اسلام کی طرف سے دو چار معتبر شخص چنے جاوین۔ اور اسی طرح سے عیسائی صاحبان اپنے مین سے دو چار شخص چن لین اور باتفاق رائے طرز مباحثہ اور مکان اور تاریخ وغیرہ مقرر کئے جاوین۔ [illegible]

مباحثہ کرنیکے لئے منتخب کیا جاویگا - باقی جو آپنے میری نسبت لکھا ہے - کہ تم نئے پادری ہو ... اور اپنی سوسایٹی مین بہی تمہارا وہ اعتبار نہین جو پُرانے پادری کا ہے - ایسی باتون کا جواب دینے سے اس وقت مین اغماض کرتا ہون - اسلئے کہ مبادا گفتگو کا رُخ اور طرف پلٹ جاوے - صرف اتنا عرض کر دیتا ہون کہ آیندہ ایسی باتون سے آپ پرہیز کرین تو بہتر ہوگا - آپکا نیاز مند - فتح مسیح - ۲۹ - جولائی سنہ ۱۸۹۴ء

نیز آپ اگر اجازت دین تو جو خطوط فیمابین مباحثہ کی بابت لکھے جاوین وہ چھپوائے جاوین خواہ اخبار مین - یا الگ - بندہ فتح مسیح -

محمدی ص

بٹالہ - ۳۱ - جولائی سنہ ۱۸۹۴ء نمبر ۳۲ ۵

مشفق پادری فتح مسیح صاحب! - آپکا دوسرا خط مورخہ ۲۹ - جولائی سنہ ۱۸۹۴ء مین نے آج وصول کیا - اوس پہلے خط کی نسبت مجہے زیادہ مسرت حاصل ہوئی ہے کیونکہ اوسمین آپنے یہ تحریر کیا ہے کہ مباحثہ کی درخواست میری ہی طرف سے آپ خیال نفرماوین - بلکہ جناب ڈاکٹر کلارک صاحب اور جناب ڈاکٹر پادری وایٹ بریخت صاحب وغیرہ بزرگون کی طرف سے سمجہین - مین بہی اسکا خواہان تہا کہ مباحثہ ہو تو کسی ایسے شخص سے ہو جو نامی و مشہور تجربہ کار ہو - کسی نوآموز یا نئے پادری سے نہو جسکی وجہ یہ ہے کہ نامی و تجربہ کار پادری کا انفلوئنس (رُعب و اعتبار) قوم مین زیادہ ہوتا ہے - اور اسکا ساختہ پرداختہ قوم مین منظور کیا جاتا ہے - لہذا اس مباحثہ کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے - اور کسی نئے شخص اور نوآموز سے مباحثہ ہو تو اوسکا اثر قوم پر نہین پڑتا - قوم یہ کہہ دیتی ہے کہ وہ شخص بچہ تہا - نوآموز تہا - ناتجربہ کار تہا - لہذا اسکا الزام یا سکوت یا تسلیم قوم کا الزام یا سکوت تسلیم نہین ہو سکتی - اب جو آپنے یہ لکہا ہے کہ یہ درخواست مباحثہ پادری کلارک صاحب و پادری وایٹ بریخت صاحب کی جانب سے سمجہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ان صاحبون نے اس درخواست مین آپکو اپنا نائب یا وکیل بنایا ہوگا - اور یہہ ہی میرا مدعا تہا - پہر مین اس سے کیون نہ خوش ہوتا - پس مین بڑی مسرت کے ساتہ آپکو اطلاع دیتا ہون کہ مجہے ان دونون صاحبون سے مباحثہ منظور ہے - اگر پادری وایٹ بریخت صاحب خوشنگار و شائق مباحثہ ہین تو یہ مباحثہ بہت آسانی سے ہو سکتا ہے - مین اور وہ دونون ایک شہر مین رہتے ہین - لہذا وہ جیسے باوصف مشنری ہونے کے ایک دنیاوی میونسپل کمیٹی کے کام مین اپنی اوقات صرف کرتے ہین - ویسے ہی اس مذہبی کام مین جو ان کا اصلی فرض منصبی ہے وہ ہرگز

یاتیسرے دن یاہفتہ مین ایکدن کاکوئی وقت مباحثہ مقرر کردین ۔ اسوقت ایکدن وہ خاکسار کے مکان پر آدین اور ایکدن مین اون کے مکان پر جاؤنگا ۔ اسطور پر مہینون تک بلاتکلیف وبلاحرج مباحثہ جاری رہیگا ۔ اور اسکا انجام اچھی طرح خوش اسلوبی اور سیری سے ہوگا ۔ اور اگر ڈاکٹر کلارک صاحب خواہشگار وشائق مباحثہ مین تو بجاے ہر روز ہر ہفتہ یا ہر مہینے مین چار یا آٹھ دن وہ مقرر کر سکتے ہین جنمین نصف ایام مین امرتسر اونکی جگہہ مین پہونچونگا ۔ اور نصف ایام اونکو بٹالہ مین آنا ہوگا ۔ ہر جلسہ کے انتظام اس کا ذمہ وار وہ شخص ہوگا جسکے مکان پر جلسہ ہوگا ۔ اور تعداد اشخاص طرفین مساوی ہوگی ۔ سوال وجواب کی پہلے زبانی تقریر ہوگی ۔ پہر جب باتفاق ہر دو پارٹی جواب مطابق سوال سمجھا جاویگا تب اوسکو دونو کاتبون کے ذریعہ سے قلمبند کیا جاویگا ۔ سابق جنگ مقدس امرتسر کیطرح یہ ہرگز نہوگا کہ جو کچھ کسی کے دلمین آوے لکہتا چلا جاوے ۔ اور خارج از مبحث وفضول باتون مین مصروف ہوکر بحث کو کہین سے کہین لیجاوے ۔ اور فریقین کی اوقات کاخون ہوتا رہے ۔ یہ شروط مباحثہ ہین ۔ اب بحوث ثلثہ کی تعین کی جاتی ہے ۔ بحث توحید وتثلیث یا الوہیت مسیح اور کفارہ مین ہوگی اسی سے یہ بات ثابت ہوجاویگی کہ اس وقت خالص کتاب آسمانی اور حقانی قرآن مجید ہے جو توحید سکہاتا ہے اور اوس کفارہ کی نفی کرتا ہے ۔ یا توریت وانجیل ہے جن سے عیسائی تثلیث یا الوہیت مسیح نکالتے ہین ۔ اس بحث سے پہلے فریقین کو یہ اختیار ہوگا کہ چند اصول موضوعہ یا علوم متعارفہ کی تمہید کر لیوین تاکہ اونہی اصول وعلوم سے امور متنازعہ فیہ کا تصفیہ کرین ۔ لیجئے ۔ ہمنے شرائط بھی لکہدیئے ۔ اور امور بحث بہی تعین کر دیئے ۔ اب آپ اون دونو صاحبون مین سے کسی صاحب سے منظوری بحث وشرائط تحریر کراکے بہماہ راست ارسال کرائین ۔ اور کارروائی شروع کرادین مگر یہ یاد رہے کہ بجاے اون صاحبون کے آپ نیابۃً خود جواب خط منظوری بحث کی تکلیف اوٹہاوین اور اگر اب بہی آپ ہی وکیل بنکر جواب خط منظوری بحث وتقرر شروط کے متصدی ہوئے تو اس طرف سے آپکی تحریر کاکوئی جواب نہ دیا جاویگا جسکی وجہ وہی ہے جو شروع خط مین بیان ہوئی ہے آخر خط مین جو آپنے خطوط چہپوانیکی اجازت چاہی ہے ۔ میریطرف سے آپکو ان چارون خطون کی اشاعت کی اجازت ہے ۔ مگر اس شرط سے کہ انپر اور کچہ نہ بڑہا دین اور نہ انپر حاشیہ لگادین ۔ اور اگر پادری صاحبان موصوف الصدر نے بحث کو منظور کرلیا تو پہر ان خطون مین خود بخود مباحثہ کا رنگ جاتا رہیگا اور ضرور ان کو شائع کرنا پڑیگا ۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ ان چار خطون کے ساتھ پانچوان اپنا

بجواب الجواب بلاکر اونکو چھپوا دین اور اپنے آپ کو میرا مقابل مباحث بنا دین اور خاص اپنی ذات سے مباحثہ کی بنا قائم کرین تو مین اس اشاعت کی اجازت نہین دیتا کیونکہ مین آپکو مقابل و مباحث بنانا نہین چاہتا جسکی وجہ شروع خط مین بیان ہو چکی ہے۔ اور اس وجہ سے آپ ناراض نہون کیونکہ وہ کمال نیک نیتی سے لکھی گئی تھی +

ابوسعید محمد حسین

عیسائی

مشفقی جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب التسلیم۔ آپکا خط مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۴ء جو آپنے بنام پادری فتح مسیح صاحب بھیجا ہے مجھے ملا اوسکے مطالعہ سے طبیعت شاد ہوئی خصوصًا اسبات سے کہ آپ جیسے بزرگ نامور عالم حضرت تحقیق حق کیلئے انجیل اور قرآن مقابل رکھکر تصفیہ چاہتے ہین۔ مین نہایت خوشی سے آپکے اس مبارک پیام مناظرہ کو قبول کرتا ہون لیکن میری خیال مین بحث کو اتنا طول دینا کہ ہفتون اور مہینون تک ہوتی رہے فضول ہے اسلئے کہ اول تو کوئی معزز شخص ایسا عدیم الفرصت نہوگا جو اتنی لانبی بحث مین ہمیشہ شامل ہو سکے۔ اور دوسری یہ کہ جب آپ اور نیز مین بھی یہ نہین چاہتا کہ سابق جنگ مقدس یا تحریر کی طرح لسانیت اور سوفسطائی سے کام لیا جائے۔ تو پھر کیا ضرورت ہے کہ فریقین کبھی ادہر اور کبھی اُدہر آدین جادین بہتر ہو کہ مختصر سوال دو چار مقرر کئے جاوین اور انکے جواب بھی عام فہم قطعی فیصلہ کرنیوالے تحریر ہون۔ جنکو دیکھکر علاوہ حاضرین اور لوگ بھی فائدہ اوٹھا سکین۔ مقام مباحثہ کے لئے آپ خود دانا ہین۔ بٹالہ اور امرتسر مین سے جو مقام آپ مفید عام جانین اور پسند کرین اوس سے اطلاع دین۔ میرے خیال مین تو امرتسر مناسب ہے کیونکہ بڑی جگہہ ہے۔ آیندہ جو آپکی رائے مبارک مین آئے اوس سے بندہ کو مطلع فرما دین۔ اور نیز یہ کہ شرائط کی تکمیل ہو جاوے۔ فقط والسلام۔

۷۔ اگست ۱۸۹۴ء دستخط انگریزی۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک۔

محمدی

بٹالہ اشاعۃ السنۃ آفس ۹۔ اگست ۹۴ء نمبر ۵۵۵

ڈیر ڈاکٹر صاحب! آپکا خط مورخہ ۷۔ اگست ۹۴ء مین نے مسرت سے پڑھا اگر آپ خیال کرتے ہین کہ یہ مباحثہ ایک دو روز مین طے ہو سکیگا تو بسم اللہ کیجئے بندہ حاضر ہے۔ (۲) مقام کی بابت آپ مجھے اختیار دے چکے ہین بٹالہ کو منتخب کرون خواہ امرتسر کو۔ لہذا مین بٹالہ کو ترجیح دیتا ہون۔ آپ جب چاہین غریبخانہ پر قدم رنجہ فرما کر مباحثہ شروع کر دین۔ اور اگر زیادہ دن لگ گئے تو پھر مین حسب عدہ خط سابق جہان آپ جائینگے آپکے مکان پر حاضر ہونگا انشاء اللہ

آپ جب قصد بٹالہ کرین اس سے تین چار روز پیشتر اطلاع دیں تاکہ میرے احباب اہل لاہور و امرتسر بہی اس مجلس مین شریک ہوسکین۔ اور اگر میرے امرتسری دوستون نے مجھے امرتسر مین آنے پر مجبور کیا تو مین آپ کو اس تبدیلی سے اطلاع دونگا۔ انشاء اللہ تعالٰی (۳) شرائط کی مین تو خط سابق مین تکمیل کرچکا ہون آپ اور بہی کچہہ بڑہانا چاہتے ہین تو اسکی اطلاع دین۔ (۴) آپکے خط سے یہ معلوم نہ ہوا کہ مباحثہ کے لئے آپ منتخب ہونگے ؟ یا پادری وائیٹ بریخٹ صاحب؟ جو صاحب ہون انکا ساختہ پرداختہ دوسرے صاحب کو منظور کرنا ہوگا۔ (۵) چونکہ پادری فتیح مسیح صاحب نے آپ دونو صاحبون کی طرف سے شوق مباحثہ ظاہر کیا تہا۔ اور مین نے بھی آپ ہی دونو صاحبون سے مباحثہ منظور کیا ہے۔ لہذا امید ہے کہ اب اسکا خلاف نہوگا۔ اور کوئی اور صاحب اس مباحثہ کے لئے منتخب نہونگے۔ ہان جنکو آپ دونو صاحب اپنے سے بڑہکر اہل علم و تجربہ کار اور قوم مین ذی اعتبار سمجہکر اسکا ساختہ پرداختہ منظور کرلیں گے وہ صاحب بہی آپکی جگہہ منتخب ہوسکتے ہین۔

آپکا خیر خواہ۔ ابوسعید محمد حسین۔ ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ

عیسائی

مشفقی جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سلامت! بعد سلام کے واضح ہو کہ آپکا خط مورخہ ۸۔ اگست ملا۔ چونکہ یہان اندنون مین بخار کا سخت غلبہ ہے بباعث کثرت کار کم فرصتی مین خط مذکورہ کے جواب دینے سے قاصر رہا۔ امید ہے کہ آپ معاف فرمائینگے۔ کمال خوشی کی بات ہے کہ آپ مناظرہ کے لئے بالکل تیار ہین۔ مکان مناظرہ کی بابت ہمنے شریفانہ طور پر آپکو تحریر کیا تہا کہ امرتسر ہر صورت سے بہتر ہے۔ آپکو اختیار نہین دیا گیا تہا کہ آپ قطعی جو چاہتے ہین سو کرین۔ آپ میرے خط کا ملاحظہ فرمادین۔ مین پہر عرض کرتا ہون کہ امرتسر بہتر ہے۔ یہان زیادہ مفید عام ہوگا۔ مناظرہ کی بابت واضح ہو کہ آپکو محمدیت کی صداقت ظاہر کرنی منظور ہے۔ اور برعکس اسکے ہمین مسیحیت کی صداقت۔ لہذا کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا یا کام نہین ہا۔ اظہار حق سے تعلق ہے۔ نہ کسی خاص شخص سے ہے۔ چونکہ اہل اسلام کی طرف سے آپ موجود ہین یا جسکو آپ چاہین آپ پیش کرسکتے ہین۔ نیز از جانب مسیحیان مین جسکو مناسب سمجہون پیش کرونگا۔ یا خود پیش ہوجاؤنگا۔ اور اگر کسیکو پیش کرون خاطر جمع رکہئے کوئی لائق ہی ہوگا۔ امید ہے کہ اس بات کو آپ قبول فرمادینگے۔ کہ ایسے مبارک موقع پر اپنے شان کے نہوا ملن نہین۔ مگر راستی اور صدق دل سے اللہ تعالٰی کی صداقتون کا اظہار چاہتے ہین۔ دیگر عرض یہ ہے کہ اب خط و کتابت کو طول دینے سے چنداں فائدہ نہین ہے۔ مین اپنی طرف سے

سے ڈاکٹر فخر الدین لاہر صاحب میڈیکل مشن امرتسر اور نیز پادری فتح محمد صاحب فتحگڈہ کو ایلچی مقرر کرتا ہون اور اسی طرح آپ بہی جس کسیکو چاہتے ہین مقرر کیجیے تاکہ باہمی اتفاق سے شرائط مباحثہ قرار پائین۔ اور جو شرائط تجویز کی جاتی ہین۔ وہ آپکی اور میری منظوری کے لئے پیش ہوئین تاکہ اگر ہم کسی قسم کی ترمیم کرنا چاہین تو کر سکین۔ اور بعد اس نظر ثانی اور ہمارے دستخط منظوری کے شرائط مذکورہ پختہ جانین جائینگی اور ان کے موجب مناظرہ ہوگا۔ اور جب شرائط تجویز کئے جاتے ہین۔ تو جس کسی نے ہماری طرف سے پیش ہونا ہے خواہ مین خواہ کوئی دیگر انکا نام لکہا دیا جائیگا۔ اب شرائطون کی آپ جلد تدارک فرما دیسے زیادہ سلام۔ ۲۸۔ اگست۔ دستخط انگریزی۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک۔

محمدی

اشاعۃ السنۃ آوفس۔ بٹالہ ۲۹۔ اگست ۱۸۹۴ء نمبر ۶۰۶

عنایت فرماے من ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک صاحب! آپکا خط مورخہ ۲۸۔ اگست ۱۸۹۴ء مین نے تعجب اور مایوسی کے ساتہہ پڑہا۔ (۲) تعجب کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ اپنے خط مورخہ ۷ اگست ۱۸۹۴ء مین صاف تحریر کر چکے ہین۔ "مقام مباحثہ کے لئے آپ خود دانا ہین بٹالہ اور امرتسر مین سے جو مقام مفید عام جانین اور پسند کرین اوس سے اطلاع فرما دین۔ میرے خیال مین تو امرتسر مناسب ہے کیونکہ بڑی جگہہ ہے آیندہ جو آپکی راے مبارک مین آوے اوس سے بندہ کو مطلع فرما دین" اب آپ خط ۲۸ اگست ۱۸۹۴ء مین لکہتے ہین کہ "مکان کی بابت مین نے شریفانہ طور پر آپکو تحریر کیا تہا کہ امرتسر ہر صورت سے بہتر ہے آپکو اختیار نہین دیا گیا تہا کہ آپ قطعی جو چاہتے ہین سو کرین"

میرے نزدیک آپکی یہ تحریر تحریر سابق کے برخلاف ہے۔ سابق تحریر مین آپنے تعین مکان کی نسبت اپنی راے ظاہر کر کے آیندہ شریفانہ طور پر مجہے اختیار انتخاب دیا تہا۔ جب کسی کو اپنی راے کے برخلاف کسی کی بات مان لینی منظور ہوتی ہے تو اوس وقت شریفانہ محاورہ سے وہ یون کہتا ہے کہ فلان امر مین میری راے تو ایسی ہے مگر آیندہ جو راے آپکی ہو اوس سے اطلاع دین جسکے معنے یہ ہوتے ہین کہ اوس راے کی تسلیم کرنے کو مین حاضر ہون صرف آپکی اطلاع دہی کا منتظر ہون۔ اب آپ اس اختیار دینے سے انکار کرتے ہین۔ اگر آپ کو اس محاورہ کے معنے تسلیم کرنے مین تامل ہو تو آپ اصل مباحثہ سے پہلے اسی امر کو طے کرین۔ اور اہل لسان سے اسکا تصفیہ کرائین۔ خاص کسی شخص یا اشخاص کو منصف بنائین۔ یا اس سوال کو اخبار مین چہپوا کر اسپر پبلک کی راے حاصل کرین +

ہر چند یہ امر اصل مبحث مقصود سے چندان تعلق نہین رکہتا۔ مگر جب ہمارے فہم ایسے موٹے الفاظ کے

معانی سمجھنے مین بہت اختلاف کرین اور ایک فریق نہ ہو کہا کہا جاوے تو ہمارے لئے ضرور ہے کہ ہم اپنے مفہوم کا انگریزی ترجمہ کرا دین تاکہ ہم آیندہ مباحث مقصودہ مین غلطی نہ کہا دین۔ (۲) دوسری وجہ تعجب یہ ہے کہ مین اپنے خط نمبری ۵۳۴ مین اپنی شرائط کی تفصیل کرکے خط نمبری ۵۵۵ کے فقرہ نمبر ۳ مین صاف لکھ چکا ہون کہ "شرائط کی مین تو خط سابق مین تکمیل کر چکا ہون۔ آپ اونمین کچھ بڑہانا چاہتے ہین تو اس سے اطلاع دین"۔

اس کے جواب مین آپنے نہ تو ہماری شرائط پر کوئی نکتہ چینی کی نہ اپنی شرائط کی اطلاع دی۔ اور تصفیہ شرائط کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنی چاہئیے۔

اے صاحب! اگر آپکو ہماری شرائط کو قبول کرنے مین کوئی عذر تھا تو پہلے اسکو پیش کرتے۔ اور اگر اپنی طرف سے شرائط بڑہانا منظور تھا تو پہلے اون شرائط سے اطلاع دیتے۔ پھر جب مین اوس عذر کو نہ مانتا یا اون شرائط کے تسلیم سے انکار کرتا۔ تو آپ تصفیہ کیلئے کمیٹی مقرر کرتے۔ بلا بیان عذر و شرائط آپنے یہ سوال پیش کیا ہے تو میری طرف سے اسکا یہی جواب ہے کہ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ (۳) تیسری وجہ تعجب یہ ہے کہ مین نے اپنے خط نمبر ۵۵۵ کے فقرہ نمبر دو مین حسب منشا خط پادری فتح مسیح مورخہ ۹ جولائی ۱۸۸۸ء صاف لکھدیا تھا کہ "مباحثہ مین آپ خود پیش ہو سکتے ہین یا پادری وائٹ بریخت صاحب یا اگر تیسرے صاحب پیش ہونگے تو وہ اس شرط سے پیش ہو سکینگے کہ آپ دونو صاحب اونکو علم و تجربہ و اعتبار مین اپنے سے بڑہکر سمجھین اور اونکا ساختہ پرداختہ منظور کر لین۔ آپنے میری اس شرط کو نام آوری اور شان خواہی و عزت طلبی پر مبنی سمجھا۔ اور اسکے جواب مین یہ لکھدیا کہ جسکو ہم مناسب سمجھینگے ہم پیش کرینگے۔ جسکو آپ چاہین آپ پیش کرین۔

اے صاحب! نام آوری و جاہ طلبی کے خیال کو اسلام نے ریا قرار دیکر شرک ٹہرایا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام کا قول ہے ان یسیر الریا شرک ہمارا مقصود اوس شرط سے صرف یہ ہے (چنانچہ خط نمبری ۵۳۲ مین ہم ظاہر کر چکے ہین۔) کہ لائق اشخاص کا قوم پر اثر پڑتا ہے۔ اور انکا ساختہ پرداختہ تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ کام ہر ایک کا نہین ہے لہذا اب بہی مین وہی شرط پیش کرتا ہون اور آپکو اطلاع دیتا ہون کہ اگر آپ خاص مجہسے مباحثہ چاہتے ہین تو آپ اوس شرط کو مان لین۔ اور اگر آپ بلا پابندی شرط مذکور کسیکو پیش کرینگے تو ادہر سے بہی کوئی ایسا ہی پیش کیا جائیگا۔ آپ قبل از مباحثہ مباحثہ کرنیوالے کا نام لین تاکہ اسطرف سے بہی ویسا ہی مباحث مقرر کیا جاوے۔ (۵) چوتھی وجہ تعجب ہے کہ مین نے اپنے خط نمبری ۵۳۲ مین بحث کی تعین کر دی ہے کہ بحث توحید تثلیث یا الوہیت مسیح و کفارہ مین ہوگی اور اسی سے یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ اسوقت خالص کتاب آسمانی اور حقانی قرآن

مجید ہے جو توحید سکہاتا ہے اور کفارہ کی نفی کرتا ہے - یا توریت و انجیل جنسے عیسائی تثلیث و الوہیت مسیح وکفارہ نکالتے ہین -

اسکے مقابلہ مین آپ مجمل صداقت محمدیت و عیسائیت کو محل بحث ٹہراتے ہین - اور بحث کو عام کرنا چاہتے ہین - ایضاً صاحب بحث خاص ان ہی مسائل مین ہوگی - جبتک انکا تصفیہ نہوگا کوئی اور بحث شروع نہوگی - (۶) مایوسی کی وجوہات بہی یہ ہی وجوہات ہین جب ان مبادی مین آپکی طرف سے ایسے عذرات پیش ہورہے ہین جو اصل مبحث مقصود کے مانع و مزاحم ہین اور وہ ہماری جائز شروط کو پورا نہین ہونے دیتے - تو پہر آپکی طرف سے اصل بحث کے وقوع کی کیا امید ہوسکتی ہے - ہماری طرف سے مستعدی اور طیاری کو تو آپ اپنے خطون مین مان چکے اور اسپر خوشی ظاہر کرچکے ہین - لہذا اب آپ نہین کہہ سکتے کہ التواے بحث ہماری طرف سے ہے -

آپکا خیر خواہ - ابو سعید محمد حسین

عیسائی

کرمفرماے بندہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب! بعد سلام کے واضح راے شریف ہو کہ آپکا خط مورخہ ۲۹ - ۲ - اگست ۹۴ء تعجب اور مایوسی سے بہرا ہوا مجہے ملا - آپکا تعجب اور مایوسی دیکہکر مجہے تعجب ہوا - آپ لفظ شہرت دادہ سے ایسے پریشان ہوگئے کہ قبل از مباحثہ اسکا تصفیہ ہونا ضروری سمجہا اور وہ بہی بذریعہ اخبارات - تو پہر مجہے حیرت ہے کہ شہرت و نام آوری (جسکا آپنے اپنے خط مین انکار کیا) کسکو کہتے ہین -

خیر جب آپ خود مقر ہین کہ یہ امر بحث سے چندان تعلق نہین رکہتا تو میرے خیال مین بہتر ہے کہ اس لفظی نزاع کی طرف آیندہ توجہ نکیجاوے جو میری نیت و مراد ان لفظون سے تہی مین نے صاف باطنی سے آپپر ظاہر کردی - خیال رکہیے کہ یہ مباحثہ ہے نہ آپنے میرا کوئی احسان ماننا ہے اور نہ مین نے آپکا ممکن نہین کہ مین آپکو یکطرفہ اختیار دیتا کہ آپ جو چاہین سو کرین - سب سے پہلے مرضی آپکی یہ ہے کہ مناظرہ مین آپکے بالمقابل مین پیش ہون یا پادری وائٹ بریخٹ صاحب - جناب من مین خود حاضر ہون آپ مطلع رہین - آپکی جانب سے سوال توحید - و تثلیث - و الوہیت مسیح وکفارہ مین ہونگے - لیکن یہ آپ کیا فرماتے ہین کہ اور کسی بارہ مین بحث نہوگی کیا مین قرآن و محمدیت پر سوال کرنیکا حق نہین رکہتا ہون ؟

آپ سے مخفی نہوگا کہ مباحثہ مین فریقین کو اختیار سوال و جواب ہوتا ہے آپ قصداً یا سہواً اسکو فراموش کر گئے مگر

پادری فتح محمد صاحب سے جو آپکی خط وکتابت ہوئی ہے اوس سے اب کچھ واسطہ نہین اب آپ مجھسے
غرض و واسطہ رکھین ۔ کمیٹی تصفیہ شرائط کے لئے اسواسطے بھیجنی مناسب سمجھی گئی ہے کہ ان کاغذی گھوڑ دوڑون
سے فیصلہ ہونا دشوار ہے کمیٹی سے سہولیت و آسانی ہے ۔ اپنے سفیرون کی معرفت جس قسم کا آپ انتظام چاہین
ظاہر کرسکتے ہین نیز ہم بھی ایساہی کرین گے جو قواعد وہ ٹہرائین بعد نظر ثانی اوسپر آپکے اور میرے دستخط ہونے پر وہ پختہ سمجھے جائینگے
اور اونہین قواعد کے بموجب مناظرہ ہوگا ۔ اب انہین کی دیری ہے کیونکہ جبتک شرائط مقرر نہون مباحثہ بھی
بیفائدہ ہے ہر امر کے لئے پابندی قواعد ضروری ہے

مقام مباحثہ اگر آپ امرتسر پسند نہین کرتے تو اتنا تو ضرور کرنا ہوگا کہ جو دن میرے سوال کرنیکے ہین وہ آپ امرتسر
مین تشریف لاکر گذارین ۔ اور جو دن میرے جواب دینے کے مقرر ہون ۔ وہ مین آپکے شہر بٹالہ مین بسر کرون
لیکن انہین خلق اللہ کو ناحق تکلیف ہوگی ۔ بہتر تو یہ ہے کہ بالکل مناظرہ امرتسر ہی مین ہو نہ معلوم کہ ایک
صدر اور عالیشان مقام کو چھوڑ کر ایک گوشہ اختیار کرنے سے آپکی کیا غرض ہے ۔ غالباً مناظرہ کے شائق محمدی
و عیسائی جماعت امرتسر ہی کو ترجیح دے فقط والسلام ۔ ۳۱ ۔ اگست سنہ ۱۸۹۴ع

دستخط انگریزی ۔ ہنری مارٹن کلارک ۔

محمدی

اشاعۃ السنۃ اوفس ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ ۴ ۔ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ع نمبر ۶۱۲

آپکا خط مورخہ ۳۱ ۔ اگست سنہ ۱۸۹۴ع مجھے دوسری ستمبر کو ۴ بجے کے قریب ایسے وقت مین پایا جو میرا سوا خوری کا
وقت تھا ۔ تیسری کو مین بیمار رہا اسلئے جواب مین ایک روز کا توقف ہوا ۔ (۲) آپکے اس خط نے میرے تعجب کو
بڑھایا ۔ اور مایوسی کو زیادہ کیا ۔ (۳) مین اس خط کے ایسے فقرات سے کہ "آپ لفظ شریفانہ سے پریشان ہون
شہرت و نام آوری اسکو کہتے ہین ۔ وغیرہ" وغیرہ سے چشم پوشی کرتا ہون تاکہ اصل مطلب سے دور نہ پڑجاون ۔ مگر
اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہون کہ آیندہ آپ ایسی باتون سے قلم کو روکین ۔ آپ یورپین ہین ایشیائی محاورہ مین
یہ الفاظ سوہم دریچ خیر مین ایشیائی مخاطبون سے اون کے محاورہ کے موافق خطاب مناسب ہے ۔

(۴) آپ لکھتے ہین کہ کیا مین قرآن و محمدیت پر سوال کرنیکا حق نہین رکھتا ۔
آپسے صاحب کون کہتا ہے کہ آپ سوال کا حق نہین رکھتے ۔ بیشک رکھتے ہین ۔ مگر اونہین تین
مسائل مندرجہ خطوط سابق مین بلکہ ازانجملہ صرف اس ایک مسئلہ کے دائرہ کے اندر کہ مسیح خدا یا ثالث ثلثہ

(ورڈ اوف ہتری ایجل گاڈز) ہے یا نہین - اسے ایک مسئلہ مین محمدی عیسائی پر یہ سوال کر سکتا ہے کہ تمہاری انجیل مین مسیح کو خدا یا ثالث ثلثہ کہا گیا ہے - اسلئے وہ انجیل بتمامہ خدا کا کلام نہین ہو سکتی - اور عیسائی مسلمان پر یہہ سوال کر سکتا ہے کہ تمہارے قرآن مین اس مسئلہ کی نفی کیگئی ہے - اسلئے عیسائیون کو اسکے کلام خدا ہونے مین تامل ہے - اب آپکو اختیار ہے کہ خود سائل بنین اور مجہہ سے اسکا جواب لین - اور اس امر کا ثبوت طلب کرین کہ قرآن اس مسئلہ کی نفی کرتا ہے - پہر وہ کلام خدا کیونکر ہو سکتا ہے یا مجہے سائل بننے کی اجازت دین اور خود مجیب بنین - اور یہ ثابت کرین کہ جو انجیل یہ مسئلہ سکہاتی ہے وہ کلام الٰہی کیونکر ہو سکتی ہے -

واذ انجا کہ یہہ مسئلہ اپنے ایک ایک شق نفی یا اثبات کے ساتھ دونو مذہب محمدیت و عیسائیت مین اصل اصول مانا جاتا ہے - محمدیت نفی کو اصل اصول تسلیم کرتی ہے - عیسائیت اثبات کو لہذا اسی ایک مسئلہ تحقیق سے کس و ناکس کو جو فہم و انصاف رکہتا ہوگا واضح ہو جائیگا - کہ مذہب حق کونسا ہے - محمدیت یا عیسائیت - اور خالص کتاب آسمانی کونسی ہے - قرآن یا انجیل - پہر معلوم نہین کہ آپ قصدًا یا خطائم اس پر کیون اصرار فرماتے ہین کہ فریقین کو سوال و جواب کا عام اختیار ہوگا -

الصاحب آپ اس اصرار کو واپس لین - یہ اختیار کسیکو نہوگا - اور ہرگز نہوگا صرف ایک ہی مسئلہ مین مباحثہ ہوگا ہان یہ مسئلہ طی ہو جائیگا تو اس کی تکمیل و توضیح کے لئے اسکی فروعات مین بہی مباحثہ ہو سکیگا - (۵) آپ فرماتے ہین پادری فتح محمد (فتح مسیح مراد ہے) سے جو آپکی خط و کتابت ہوئی ہے اس سے اب کچہہ واسطہ نہین تا ایسا آپ مجہہ سے غرض و واسطہ رکہین - اس سے آپکی شاید یہ مراد ہے کہ خاکسار کے خط نمبری ۵۳۲ مین جو تعیین مبحث ہو چکی ہے وہ منسوخ ہو جائے -

الصاحب اس خط کو آپنے رسید کیا اور اوسکی مندرجہ مضمون و پیغام کو قبول کرکے اوسپر خوشی کا اظہار فرمایا - یہہ تعیین مبحث اگر منظور نہ تہے تو اوس خط کے جواب مین آپ صاف فرماتے ہمکو یہ تعیین منظور نہین - آپنے ایسا نہین فرمایا اور اوسکو بالتفصیل منظور کیا تو اب اس خط سے آپ واسطہ قطع نہین کر سکتے اور اوسکے مضمون تعیین مبحث کو منسوخ نہین فرما سکتے -

قطع نظر ان وجوہات سے بحکم عقل بہی مباحثہ مین متنازع فیہ و مبحوث عنہ ایک ہی کو معین ہونا چاہئے اور اسکی ایک شخص نفی کہے دوسرا اثبات نہ یہ کہ ایک تو کسی چیز مثلاً کذین کی غلطی پر بحث کرے - و دوسرا (سوال) - دوسری چیز

مثلاً کسٹرائمل کی خوبی یہ۔

یہ قاعدہ مباحثہ کہ پہلے چندروز عیسائی مذہب پر محمدی سوالات کرین پہر محمدی عیسائی مذہب پر چند روز قسم کے سوالات کرین ۔ (جیساکہ امرتسر کے جنگ مقدس مین ہوا ہے) صرف جاہل دجال کادیانی کا ایجاد و احداث ہے۔ میری علم وخیال مین یہ طریق مباحثہ کسی کتاب فن مناظرہ مین پایا نہین جاتا۔ لہذا ہمارے لئے لازم بلکہ جائز بہی نہین کہ ہم اس جاہل دجال کی تقلید کرین اور جہان کے عقلا کا خلاف۔ (۶) تقرری کمیٹی تصفیہ کے لئے پہر آپنے اصرار فرمایا ہے۔ الصاحب! میرے خط نمبری ۶۰ پر نظر ثانی کرین اور اوسکو توجہ سے پڑہین مین اپنی شرائط اپنے خط ۲۳ ۵ مین بیان کرچکا ہون جس پر آپنے اپنے خط مورخہ ۷۔ گست مین کوئی اعتراض نہین کیا۔ گویا اون کو تسلیم کرلیا۔ اور آپنے اپنی شروط کو ہنوز پیش نہین کیا۔ تاکہ دوسری جانب سے اون کے تسلیم مین عذر واقعہ ہوتا۔ اور تصفیہ کے لئے کمیٹی کی ضرورت پیش آتی۔ پہر آپ کمیٹی تصفیہ کس ضرورت کیلئے مقرر کرنا چاہتے ہین۔ اور ایسی باتون کے بیان ورد وقبول کے لئے کیون کاغذی دوڑاتے ہین۔ آپ پہلے اپنی شرائط کو تو بیان کرین ممکن ہے کہ مین اونکو مناسب سمجہون۔ اور قبول کرون اور کسی کمیٹی کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر مجہے اون کے قبول کرنے سے عذر ہوا تب آپکو تقرر کمیٹی کا اختیار ہے اوس وقت بہی مین کسیکو اپنا وکیل نہ بناؤنگا۔ بلکہ بذاتہ خود کمیٹی مین شامل ہونگا۔ مین یہ نہین چاہتا اور نہ اس امر کو جائز سمجہتا ہون کہ اپنی راے کا مالک دوسرے کو بنا دون۔ اور اسکا مملوک ہوکر خود بے اختیار ہوجاؤن۔ آپکو اختیار ہے جسکو چاہین اپنا وکیل مقرر کرین۔ آپکے وکیلون کی راے اور میری راے کا اختلاف ہوا۔ تو اسکا تصفیہ کسی ثالث سے کرایا جاویگا۔ بالجملہ آپ پہلے شرطین تحریر کرین پہر تقرر کمیٹی کا نام لین

مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے بٹالہ مین تشریف لانا منظور کیا ہے جسکے عوض مین بحسب نوبت مین بہی اوتنے دن جتنے دن آپ بٹالہ مین بسر کرین گے امرتسر مین بسر کرونگا۔ مین نے اسی نظر سے آپکے فقرات مذکورہ شروع خط سے اغماض کیا ہے اور یہ سمجہا کہ میرا مدعا سے حاصل ہوگیا ہے اب اون فقرات کے متعلق ایسی بحث کرنا جو اصل مقصد سے اجنبی ہے فضول ہے۔ **ابوسعید محمد حسین**

اس خط کا ڈاکٹر کلارک صاحب نے جواب نہین دیا۔ چلو مباحثہ ختم ہوا۔ ناظرین! یہ مباحثہ سی عجز وگریز نہین تو اور کیا۔

(**پیشگوئی**) ہم الہامی نہین کادیانی کی سی الہام بازی اپنا شعار نہین صرف عقل سے کہتے ہین کہ کوئی تثلیثی عیسائی ہم سے کبھی مقابلہ نکریگا۔ کریگا تو الزام کہائیگا اور زک اوٹھاوے گا۔ انشاءاللہ تعالے